سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک، 17-دسمبر 2021

(یوم الجمع، 12 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 3

185

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور کے حسابات کی فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ کے حسابات، اور کیٹل مینجمنٹ کمپنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز رکھیں گے۔

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-دسمبر 2021

(یوم الجمع، 12-جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِى يَدُعُّ ٱلْيَتِيمَ ﴿٢﴾
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ ٱلَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ ٱلَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ﴿٦﴾
وَيَمْنَعُونَ ٱلْمَاعُونَ ﴿٧﴾

سورۃ الماعون آیات نمبر 1 تا 7

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے؟o یہ وہی (بدبخت) ہے، جو یتیم کو دھکے دیتا ہےo اور فقیر کو کھانا کھلانے کے لئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتاo تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہےo جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیںo جو ریاکاری کرتے ہیںo اور برتنے کی چیزیں وقتی استعمال کے لئے نہیں دیتےo

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے مِرے آقا کرنا
حق تو میرا بھی ہے رحمت کا تقاضہ کرنا
تو کسی کو بھی اٹھاتا نہیں اپنے در سے
یہ تری شان کے شایاں نہیں ایسا کرنا
یہ تیری شان ہے اے آمنہ کے در یتیم
ساری امت کی شفاعت تن تنہا کرنا
مجھ پر محشر میں نصیر اُن کی نظر پڑھ ہی گئی
کہنے والے اِسے کہتے ہیں خُدا کا کرنا

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی،اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھیں جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے تشریف فرما ہیں ؟--- تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1237 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے وہ تشریف فرما ہیں ؟ --- تشریف نہیں رکھتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 1264 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2164 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2164: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں؟

(ب) ان مراکز میں عوام کی بھلائی کے لئے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

(ج) عوام کو ان مراکز سے کیا کیا سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں بہبودِ آبادی کے مراکز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ 2100 خاندانی منصوبہ بندی کے فلاحی مراکز۔

2۔ 117 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس جن میں سے 106 موبائل یونٹس کی گاڑیوں کو refurbish کروا کر فعال کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر موبائل یونٹس کی گاڑیوں کی refurbishment باقی ہے۔

3۔ 129 فیملی ہیلتھ کلینکس جن میں ایک Men Advisory Trainning Centre بھی شامل ہے۔

4 - 05 Vasectomy Units جہاں مردوں کے لئے نس بندی کی سہولیات موجود ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ان مراکز پر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل خدمات فراہم کر رہا ہے۔

فلاحی مراکز پر فراہم کردہ خدمات:

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) کمیونٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلقہ مختلف آگاہی نشستیں۔

(4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔

فیملی ہیلتھ کلینک پر فراہم کردہ خدمات:

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) نل بندی (آپریشن)۔

(4) متعلقہ ہسپتال میں لوگوں کی آگاہی کے لئے فیملی پلاننگ کاؤنٹر کا قیام۔

موبائل سروس یونٹ کی جانب سے فراہ کردہ خدمات موبائل سروس یونٹ دور دراز علاقوں میں خصوصی طور پر تیار کردہ سہولتوں سے آراستہ گاڑیوں کے ذریعے درج ذیل سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) کمیونٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلقہ مختلف آگاہی نشستیں۔

(4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔

فیلڈ ورکر کی جانب سے فراہم کردہ خدمات:

(1) موزوں شادی شدہ جوڑوں کی رجسٹریشن کرنا۔

(2) مانع حمل نان کلینیکل طریقوں کی موزوں شادی شدہ جوڑوں تک فراہمی۔

(3) موزوں شادی شدہ جوڑوں کو مانع حمل کلینیکل طریقوں کے لئے فلاحی مرکز اور فیملی ہیلتھ کلینیک پر ریفر کرنا۔

(ج) ان مراکز سے عوام کو درج ذیل سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں۔

1۔ مرد اور خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کی جامع خدمات۔

2۔ دورانِ حمل عورت کی صحت کی نگرانی۔

4۔ بچوں کی صحت کی نگرانی۔

5۔ سنِ بلوغت اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل سے آگاہی اور اُن کا حل۔

6۔ جنسی بیماریاں ایچ آئی وی ایڈز سے متعلقہ معلومات و آگاہی۔

7۔ بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل کا علاج۔

8۔ عام بیماریوں کا علاج۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں باقی تو جواب سے مطمئن ہوں لیکن جو اس سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا کہ جتنے مراکز اس ٹائم چل رہے اس حوالے سے عام طور پر جو شکایات وصول ہوتی ہیں وہ یہ ہوتیں ہیں کہ اس میں مانع حمل کی جو ادویات ہیں اُن کی موجودگی نہیں ہوتی اس کے لئے مجھے صرف منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ شکایت کس حد تک درست ہیں اور اس کا مداوا کیسے کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ بالکل کبھی ہو بھی جاتا ہے کہ کبھی medicines available نہیں ہوتی جیسا کہ باقی تمام medicines کا معاملہ ہے بہرحال اس وقت ہمارے پاس تمام مراکز میں ہر قسم کی medicines available ہیں اور کسی قسم کا بھی کوئی ایشو نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 2062 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2183 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام
موبائل سروس یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2183: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے چھ موبائل سروس یونٹ کام کر رہی ہیں؟

(ب) یہ موبائل سروس یونٹ کب خرید کئے گئے تھے ان پر کتنی لاگت آئی تھی اور ان موبائل سروس یونٹ میں کون کون سی سہولیات یا equipment ہیں کتنے ملازمین ان میں میسر ہوتے ہیں؟

(ج) کیا ان میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ بہبود آبادی کے معیار کے مطابق ہونی چاہیں؟

(د) ان میں ڈیوٹی / فرائض سر انجام دینے والے ملازمین کی تعلیم کیا ہونا ضروری ہے؟

(ہ) اس یونٹ میں تعینات ڈاکٹر کی ڈیوٹی کتنے گھنٹے کی ہوتی ہے؟

(و) ان ڈاکٹرز کی ڈیوٹی کیا ہوتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) موبائل سروس یونٹ تحصیل سطح پر قائم کئے جاتے ہیں اور یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ہر تحصیل میں ایک موبائل سروس یونٹ کام کر رہا ہے جن کی کل تعداد چھ ہے۔

(ب) موبائل سروس یونٹ کے لئے 2005 میں ماسٹر فورڈ ٹرک خریدے گئے تھے اور اس وقت ایک ٹرک کی کُل لاگت تقریباً 9 لاکھ 25 ہزار روپے تھی۔

اِس میں مِنی آپریشن تھیٹر(mini Operation Theatre) کے تمام اوزار موجود ہیں نیز درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم،انجکشن، گولیاں اور IUCD) شامل ہیں

2۔ عام بیماریوں کا علاج

3۔ مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں

4۔ زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے(Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد (Postnatel Care) دیکھ بھال

5۔ مزید سہولیات کی فراہمی اور راہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے

ہر موبائل سروس یونٹ میں چار ملازمین خدمات سرانجام دیتے ہیں جِن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) لیڈی ڈاکٹر (2) فیملی ویلفیئر کونسلر (3) ڈرائیور (4) آیا

(ج) جی ہاں! اِن میں وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ بہبودِ آبادی کے معیار کے مطابق ہونی چاہئے۔

(د) اِن میں ڈیوٹی و فرائض سرانجام دینے والے ملازمین کی تعلیم درج ذیل ہونا ضروری ہے۔

(1)	لیڈی ڈاکٹر	M.B.B.S
(2)	فیملی ویلفیئر کونسلر	میٹرک (سائنس) مع فیملی ویلفیئر ورکر کورس
(3)	ڈرائیور	مڈل پاس ڈرائیونگ لائسنس کا حامل ہو
(4)	آیا	مڈل پاس

(ہ) اِس یونٹ میں تعینات ڈاکٹرز کی ڈیوٹی سرکاری اوقات کے مطابق صبح 8:00 بجے سے دوپہر 3:00 بجے تک ہوتی ہے۔

(و) اِن ڈاکٹرز کی ڈیوٹی دور دراز علاقوں میں جا کر جہاں فیملی پلاننگ کی سہولیات میسر نہیں ہیں وہاں میڈیکل کیمپ لگانا اور مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کرنا ہے۔

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اورIUCD) شامل ہیں
2۔ عام بیماریوں کا علاج۔
3۔ مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں۔
4۔ زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے(Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد (Postnatel Care) دیکھ بھال۔
5۔ مزید سہولیات کی فراہمی اور رہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے چھ موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں؟ میں اسی حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو چھ یونٹس ہیں جو کہ ٹرک نما ایک گاڑی میں بنائے گئے تھے اس گاڑی میں ان کا سٹاف جس میں لیڈی ڈاکٹر اور ڈرائیور وغیرہ شامل ہوتے تھے لیکن اب اس کی کیا پوزیشن ہے کیا ابھی بھی وہ گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ گاڑیاں بالکل ورکنگ حالت میں ہیں۔ صرف دو یا تین گاڑیاں اس وقت ورک شاپ میں ہیں باقی تقریباً 95 فیصد موبائل سروس یونٹس کام کر رہی ہے اور ہر ہفتے ان کے camps ہوتے ہیں جن کو ہم باقاعدہ مانیٹر کرتے ہیں۔

Yes they are in working condition.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اب منسٹر صاحب نے یہ جواب on the floor of the House دیا ہے کہ 95 فیصد گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں جبکہ ٹوٹل 6 گاڑیاں ہیں جن میں سے 3 گاڑیاں ورک شاپ میں ہیں اب مجھے یہ بتائیں یہ ratio تو 50 فیصد بنتی ہے آپ اس کو 95 فیصد کس طرح بنا رہے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ اگر اپنے ضلع سے باہر نکلیں تو میں پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ پورے پنجاب میں ہماری جو گاڑیاں ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں ان میں سے بالکل ہماری کچھ گاڑیاں خراب ہیں ان میں ان کی بھی تین گاڑیاں ہوں گی اور میں مزید اس کو check بھی کروالیتا ہوں۔ میں پورے صوبے کی بات کر رہا ہوں کہ اس میں ہماری تقریباً 95 فیصد گاڑیاں ٹھیک حالت میں ہیں۔ فیصل آباد میں 6 میں جو 3 گاڑیاں خراب ہیں وہ بھی میں check کروالیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ فیصل آباد میں 50 فیصد گاڑیاں خراب ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ خود دیکھ لیں کہ میں نے سوال کیا کیا ہے اور اس کا جواب کیا دیا جا رہا ہے جبکہ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ فیصل آباد میں جو گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں ان کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے جواب میں ٹوٹل 6 گاڑیاں بتائی ہیں جبکہ میری رپورٹ کے مطابق 3 گاڑیاں ورکنگ حالت میں نہیں ہیں۔ دوسرا ایشو یہ ہے کہ فیصل آباد کی آبادی بہت بڑھتی جا رہی ہے اس حساب سے آپ دیکھیں کہ ایک تحصیل تقریباً 100 کلومیٹر پر محیط ہے۔ جڑانوالہ، تاندلیانوالہ اور سمندری یہ پنجاب کی بڑی تحصیلیں ہیں لیکن ان تحصیلوں میں آپ دیکھیں کہ صرف ایک گاڑی ہے اگر وہ گاڑی ایک چکر ایک طرف سے دوسری طرف لگائے تو میرے خیال میں 6 ماہ بعد وہ دوبارہ rotation میں آسکتی ہے۔ Otherwise وہ گاڑی پوری تحصیل کو cover ہی نہیں کر سکتی۔ یہاں پر میری ان تحصیلوں سے بھی ممبران آئے بیٹھے ہیں وہ بھی میری بات سے اتفاق کریں گے۔ کیا محکمہ آبادی کے لحاظ سے گاڑیاں اور سٹاف بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ارادہ رکھتا ہے تو کب تک یہ اس پر عمل درآمد کریں گے کیونکہ ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ نئے پاکستان میں نئی چیزیں ہوں گی یہ تو پرانی بھی خراب پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ میں سوال کچھ کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب جواب کچھ دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد کی تمام 6 کی 6 گاڑیاں اس وقت ورکنگ حالت میں ہیں یہ ابھی ابھی مجھے

میرے محکمے کی طرف سے feedback ملی ہے۔ میرے معزز ممبر وہاں جا کر check کریں اور verify کریں اگر مجھے غلط information مل رہی ہے تو میں ایکشن لوں گا اگر یہ خود اپنی طرف سے ان گاڑیوں کو خراب کئے بیٹھے ہیں تو مہربانی کر کے ان کو ذہنی طور پر ٹھیک کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ تحصیل میں population welfare کا جو کام چل رہا ہے اس میں صرف ایک موبائل وین ہی ہمارا resource نہیں ہے ہماری تحصیل میں بے شمار resources ہیں ہر THQ میں ہمارا سنٹر قائم ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے فلاحی مراکز بھی ہیں تقریباً ہر یونین کونسل کی سطح پر ہمارے set up موجود ہیں۔ یہ جو ایک گاڑی تحصیل میں ہے یہ صرف جیسا کہ نادرا کی vans ہیں اس طرح کی vans ہیں جو کہ کوئی ایسی جگہ جہاں پر لوگوں کی accessibility نہیں ہے یا کوئی special requirement ہو وہاں پر یہ گاڑی بھیجی جاتی ہے باقی پوری تحصیل اور ڈسٹرکٹس میں ہمارے سنٹرز موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، طاہر صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اپنے اسی ضمنی سوال پر رہنا چاہتا ہوں کہ میں نے کہا ہے کہ جڑانوالہ۔۔۔

جناب چیئرمین: طاہر صاحب! اسی ضمنی سوال میں یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے کہا ہے کہ جڑانوالہ پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ کیا آبادی کے لحاظ سے آپ وہاں پر اپنا عملہ بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟ میں نے صرف اتنی سی بات پوچھی ہے اور منسٹر صاحب شاید میری اس بات کو mind کئے بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! مجھے معزز ممبر کی آخری بات کی سمجھ نہیں آئی بہر حال میں ان کو یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو گاڑی ہے یہ ہمارا واحد resource یا source کسی بھی ایک تحصیل میں نہیں ہے۔ یہ ایک supplementary source ہے جہاں

پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دور دراز کے علاقے ہیں تو وہاں پر ہمارے ہر گاؤں، یونین کونسل اور تحصیل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر سنٹرز قائم ہیں اور وہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں بالکل ہم پورے پنجاب میں ہی اپنے اس ادارے کی تعداد بڑھانے پر غور کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کی summary move کی ہوئی ہے جب کبھی ہمارے ادارے کی تعداد بڑھی تو ہم انشاءاللہ ان کی تحصیل میں بھی موزوں اضافہ کر دیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! 2005 میں یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا initiative تھا انہوں نے اس وین کو moving hospital کے طور پر چلایا تھا اس میں maximum equipments دیئے گئے تھے اس کے بعد 2005 سے لے کر 2018 تک اس وین میں کسی ایک بھی چیز کا اضافہ کیا گیا اور نہ کسی گاڑی یا سٹاف کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ اب چیف منسٹر صاحب کی لاء منسٹر صاحب کے ساتھ ایک discussion ہوئی ہے جس میں چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان گاڑیوں میں اضافہ کیا جائے اور اس کے لئے nearest future میں ہماری next جو ایک دو Cabinet meetings آ رہی ہیں اس میں یہ چیز لائی جا رہی ہے لہٰذا میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا ایک initiative تھا جس کے بعد پھر اس پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ اب اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3036 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3521 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3522 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3558 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں

لہٰذا ان کے سوال نمبر3578 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر3913 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ فیملی پلاننگ کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3913: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ فیملی پلاننگ کا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) محکمہ کی کارکردگی سے آبادی پر کتنا کنٹرول ہوا ہے؟

(ج) T.V پر آبادی کنٹرول کرنے کے لئے کتنے اشتہارات دیئے جاتے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے سال20-2019 کا کل بجٹ7,010.669 Million روپے ہے۔

(ب) 1998 کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں آبادی کی شرح افزائش 2.64 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی اور اس شرح افزائش کے مطابق 2017 تک پنجاب کی کل آبادی کا تخمینہ 120 ملین سے زائد (120,786,848) لگایا گیا تھا۔ تاہم مردم شماری 2017 کے مطابق صوبہ پنجاب کی کل آبادی 110 ملین ہے جبکہ آبادی کی شرح افزائش بھی کم ہو کر 2.13 فیصد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے Projected Population Size میں 9.8 فیصد (10,774,406)افراد کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ آبادی کی شرح افزائش میں یہ کمی محکمہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔

(ج) سال20-2019 میں محکمہ بہبودِ آبادی نے کل 300 اشتہارات ریلیز کئے تاہم پاکستان براڈکاسٹ ایسوسی ایشن کی ٹیلی ویژن چینلز پر عائد پابندی کی وجہ سے ابھی تک صرف 160 اشتہارات ٹی وی پر چلائے جا سکے ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرے دو ضمنی سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ محکمہ نے آبادی کنٹرول کرنے کی جو ratio بتائی ہے وہ 2.4 فیصد بتائی ہے جبکہ انڈیا اور بنگلہ دیش میں 1.1 فیصد ہے تو کیا اس حوالے سے محکمے کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے کیونکہ اس حساب سے 2040 میں ہماری آبادی ڈبل ہو جائے گی؟ دوسرا میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ میرے سوال کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ محکمہ بہبود آبادی نے ٹی وی پر سال 20-2019 میں صرف 160 اشتہارات چلائے ہیں جبکہ ایک وقت تھا کہ میڈیا پر آبادی کنٹرول کرنے کے حوالے سے بہت اشتہارات چلائے جاتے تھے تو کیا محکمہ کوئی غور کر رہا ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر اس حوالے سے زیادہ اشتہارات چلائے جائیں تاکہ محکمے کی کچھ کارکردگی بہتر ہو۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! محترمہ نے بالکل بہت اچھا سوال کیا ہے۔ یقینی طور پر ایک محکمہ یا ایک شعبہ جس پر ماضی میں صدر ایوب خان کے بعد اگر کسی نے کام نہیں کیا تو وہ یہ محکمہ بہبود آبادی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی ملک کے لئے ایک مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ آج اس بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ روز تقریباً سات نئے پرائمری سکول بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار وسائل کی ضرورت ہے۔ آج مہنگائی کا رونا روتے ہیں تو یہ تمام چیزیں آپ کی آبادی کے ساتھ linked ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنا ڈویلپمنٹ بجٹ پچھلے تین سال میں 100 فیصد بڑھایا ہے۔ ایک فیڈرل ٹاسک فورس قائم ہے جس کو صدر پاکستان ایک ماہ یا دو ماہ بعد اس کو review کرتے ہیں۔ صوبائی ٹاسک فورس بھی موجود ہے، ہم نے دو تین ایسے پروگرام شروع کئے ہیں جن سے بہتری کی امید ہے۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کے اندر شاید ہم آپ کو روزانہ کی بنیاد پر اپنی improvement نہ دے سکیں مگر ہم نے پورے پنجاب کے اندر علماء کو engage کیا ہے، اس وقت دس اضلاع میں 1400 علمائے کرام ہمارے ساتھ ہیں اور باقاعدہ ان کے ساتھ ہمارا پروگرام چل رہا ہے۔ ہم اسے پورے صوبے میں بڑھانا چاہیں گے، awareness اور ایجوکیشن دو ایسی چیزیں ہیں جن کے ساتھ آپ اس آبادی کے مسئلے کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آج جناب سپیکر خود موجود ہوتے تو میں ان سے استدعا کرتا کہ چونکہ یہ ایک انتہائی اہمیت کا

معاملہ ہے لہٰذا اس ایوان میں اس issue پر discussion کے لئے ایک پورا دن مختص کیا جائے اور discussion کے بعد ہم ایک صوبائی پالیسی formulate کریں جس میں ہماری تمام اپوزیشن اور حکومتی لوگ شامل ہوں اور ایک ایسی پالیسی adopt کریں جو irrespective of any government ہم اسے آگے لے کر چلیں۔ابھی اس وقت جو پنجاب کی آبادی ہے اگر آپ اسے ایک ملک کے طور پر consider کریں تو اس وقت ہم دنیا کا بارہواں بڑا ملک بن جاتے ہیں آپ وسائل دیکھ لیں اور آگے آبادی کو بھی دیکھ لیں۔ایک لمبی لسٹ ہے کہ ہمیں گھر کتنے چاہئیں، نوکریاں کتنی چاہئیں، پانی کتنا چاہئے۔ میں آپ سے اور جناب لاء منسٹر صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ اس پر بحث کے لئے پورا ایک دن مختص کریں۔ہمارا interest level یہ ہے کہ آج میں چوتھی دفعہ یہ سوال اٹھا کر حاضر ہوا ہوں اور آپ دیکھ لیں کہ جن اراکین نے سوال کئے ہوئے ہیں ان میں سے 95 فی صد یہاں ایوان میں موجود نہیں ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے بھی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی اہمیت کو سمجھیں ورنہ 2047 میں پنجاب کی آبادی 25 کروڑ ہو جائے گی اور پاکستان کی آبادی تقریباً 45 کروڑ ہو جائے گی۔ لہٰذا میں دست بستہ اسمبلی میں درخواست کر رہا ہوں کہ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر عام بحث رکھوا کر تجاویز لیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میری بھی درخواست ہے کہ یہ سب مسئلوں کی جڑ ہے بلکہ time bomb ہے لہٰذا استدعا ہے کہ اس اہم issue پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ لاء منسٹر صاحب اس پر بحث کے لئے دن مختص کریں گے۔جناب ارشد ملک صاحب!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئرمین! اس ملک میں سب سے اہم problem یا issue آبادی ہے۔ جب تک وزیر اعلیٰ صاحب یا وزیر صاحب پوری توجہ نہیں دیں گے جیسے میاں شہباز شریف نے

ڈینگی پر دی، ڈینگی کے دور میں ہر روز ہماری سات بجے صبح میٹنگ ہوتی تھی اور ہم سب کو بلایا جاتا ہے اور آرڈرز ہوتے تھے کہ آپ نے یہ یہ کام کرنا ہے۔میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے funding کا بھی اتنا issue نہیں ہے، دنیا آپ کو funding کرنے کے لئے بھی تیار ہے، آپ کی مدد کرنے کو بھی تیار ہے لیکن اگر آپ ان سے مدد لیں۔ پھر آپ اس issue کو emergency basis پر tackle کریں، آپ کا سٹاف اور یونٹس پورے پنجاب میں ہیں، جب ہمارے دور میں، میاں شہباز شریف کے دور میں there was no funding but when he came ہم نے ہر یونٹ کو فعال بنایا، ہم نے vacant seats fill کیں۔ اصل میں وہاں کے ورکرز سے کام لینا سب سے بڑی بات ہے، آپ پیسا بھی دیں، سب کچھ کریں لیکن وہ صحیح استعمال نہ کریں، کام نہ کریں صرف چکر لگا کر آجائیں اور کاغذوں پر لکھ دیں کہ ہم نے اتنا کام کیا ہے تو وہ کام نہیں ہوتا۔ So you have to really check them out and be very stern with him اور آپ کو stern actions لینے ہوں گے۔ پاپولیشن کو نسلیں موجود ہیں، بہت بڑی NGO ہے اور بھی NGOs ہیں وزیر اعلیٰ صاحب ان کے ساتھ میٹنگز کریں ان کو اپنے fold میں لیں and take it as emergency ہم ٹائم بم کی بات کرتے ہیں لیکن اس ٹائم بم کے لئے آپ کو بہت توجہ دینا پڑے گی اور اسے priority basis پر رکھنا ہو گا thank you so much

جناب چیئرمین: جی thank you very much، ارشد ملک صاحب! اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اپنا پہلا سوال take up کر لوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ سوال نمبر 2062 کو take up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2062 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے اغراض ومقاصد وعوامی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2062: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ بہبود آبادی عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ کتنی ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع ھذا میں جو اقدامات دوران سال 18-2017 اور 19-2018 اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات اور مزید بہتری کے لئے جو اقدامات اٹھائے جارہے ہیں ان کی تفصیلات بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع ساہیوال میں اپنے 42 فلاحی مراکز 2 موبائل سروس یونٹ اور 2 فیملی ہیلتھ کلینک کے ذریعے سے ضلع بھر کی عوام کو فیملی پلاننگ، ماں اور بچہ کی صحت کے متعلق مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:۔

(1) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات۔

(2) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت۔

(3) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کے لئے ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی

(4) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی۔

(5) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی۔

پروگرام کے اغراض ومقاصد:۔

(1) عوام میں خاندانی صحت اور فلاح وبہبود کا شعور اجاگر کرنا۔

(2) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کی ترغیب دینا۔

(3) ماں اور باپ کی ذمہ داریاں۔

(4) صحت مند ازدواجی زندگی کے لئے باہمی مشاورت کا کردار۔

(5) دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی۔

(6) مانع حمل ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی۔

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ سے متعلق تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ ضلع بھر میں ایسے دور دراز دیہی علاقے جہاں پر نہ تو محکمہ صحت کا بنیادی مرکز صحت ہے اور نہ ہی محکمہ بہبود آبادی کا فلاحی مرکز ہے وہاں محکمہ بہبود آبادی اپنے 02 عدد موبائل سروس یونٹ کے ذریعے سے تحصیل ساہیوال و تحصیل چیچہ وطنی میں ماہانہ 12 کیمپ کا انعقاد کر رہا ہے جس میں عوام کو فیملی پلاننگ کی مفت سہولیات و مانع حمل ادویات فراہم کر رہا ہے۔ مزید زچہ و بچہ کی صحت سے متعلق مفید مشورے و ادویات (دستیابی کی صورت میں) مہیا کی جا رہی ہیں۔

2۔ ضلع میں موجود 02 عدد فیملی ہیلتھ کلینک جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کے نس بندی کے مفت آپریشن کی سہولیات ہمہ وقت دستیاب ہیں۔

3۔ ضلع بھر میں فیملی پلاننگ سے متعلق آگاہی دینے کے لئے مختلف سیمینار، صحت مند بچوں کے مقابلہ جات، گروپ میٹنگ اور ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں بڑھتی ہوئی آبادی کے متعلق لوگوں کو آگاہی دی جاتی ہے ان سیمینار، ورکشاپ، گروپ میٹنگ میں ضلع کے سیاسی نمائندگان، صوبائی محکمہ جات، علماء حضرات اور خطیب حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ محکمہ بہبود آبادی کے پروگرام کے ذریعے حکومت پنجاب نے multi-Sectoral پراجیکٹ کے

تحت سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے تاکہ مزید بہتری کے اقدامات کئے جاسکیں۔ اس پراجیکٹ کے تحت تمام اضلاع بشمول ساہیوال میں محکمہ صحت، اوقاف، محکمہ ترقی خواتین، کھیل اور محکمہ لیبر کی شمولیت سے آگاہی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ضلعی سطح کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام صوبائی سطح پر بھی منعقد کئے گئے۔ مزید برآں اس پروگرام کے تحت ٹریننگز کرائی گئی ہیں اور آگاہی مواد فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع ساہیوال میں محکمے کے تربیتی ادارے Regional Training Institute کو مزید فعال بنایا گیا ہے تاکہ ضلع میں خاندانی منصوبہ بندی کی تربیتی سرگرمیوں کو مزید بڑھایا جاسکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے محکمے کے بارے میں بات کی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جہاں تک مجھے اندازہ ہے یہ سوال dispose of ہو گیا تھا، dispose of ہونے کے بعد آپ نے خصوصی طور پر اس کی اجازت دی ہے۔ میری صرف یہ استدعا ہو گی کہ اس کو precedent نہ بنایا جائے، ابھی آپ نے اجازت دے دی تو آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن آئندہ کے لئے اسے precedent نہ بنایا جائے کیونکہ یہ سوال dispose of ہو چکا تھا اور dispose of ہونے کے بعد اس کو take up کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! In the mean time اس کی pending کی request آئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): نہیں۔ اگر pending کی in writing استدعا آئی ہوئی ہے تو مجھے دکھادیں۔ ان کی طرف سے سوال کو pending کرنے کے لئے کوئی in writing request نہیں آئی ہوئی۔ یہ محترم ابھی تشریف لائے تھے اور آپ نے ان کا سوال take up کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک precedent بن جائے گا اس طرح تو ہر ممبر اپنی مرضی سے آئے گا اور اپنی مرضی سے سوال take up کرائے گا جو کہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ملک صاحب! آپ نے سن لیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن راجہ صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، اب آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: سر! ہن گل تے کر لین دیو۔

جناب چیئرمین: نہیں۔come to the question نہیں تو یہ چلا جائے گا اور پھر اگلے سوال پر آئیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب والا! وہ تو پہلے ہی چلا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! صرف سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، thank you very much. Come to the question

جناب محمد ارشد ملک: ٹھیک اے جی، تساں گل وی نہیں کرن دیندے۔

جناب چیئرمین: آپ argument شروع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! Argument نہیں ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔میں نے سوال کے جز (ب) میں ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹوں کے بارے میں پوچھا تھا۔میں جناب کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس جواب کو خود ملاحظہ فرمالیں کہ کیا یہ درست ہے لوگ 2010 سے بیٹھے ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایک سیٹ پر تعیناتی کا ایک tenure fix ہوتا ہے لیکن یہاں تو عرصہ تعیناتی سے لے کر آج تک لوگ یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔لہٰذا اس بارے محکمے کی کیا پالیسی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئر مین! معزز ممبر بالکل بجا فرما رہے ہیں ہماری بھی یہی observation ہے کہ یہ سات سال ان کی گورنمنٹ کے دور میں بھی رہے ہیں لیکن ہم نے آتے ہی تین سال کی پالیسی بنائی ہے اب ان کے تین سال پورے ہو گئے ہیں تو انشاء اللہ یہ یہاں سے تبدیل ہو جائیں گے اور ہم اس پالیسی پر عمل کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ سارے آرڈر دیکھ لیں سیریل نمبر 1 سے لے کر 203 تک ایک ہی بات ہے کہ از تاریخ تعیناتی سے لے کر اب تک وہیں ہیں۔ میں on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں کہ یہ لوگ اپنے اپنے سنٹرز پر کام نہیں کر رہے بلکہ یہ گھروں میں بیٹھ کر حاضریاں لگا رہے ہیں اور گھروں میں ہی بیٹھ کر تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب تین سال کا فرما رہے ہیں حالانکہ جب سے ان کی تعیناتی ہوئی ہے اس سے آج تک ان کے تین سال پورے ہی نہیں ہوئے؟ میں ان کے خلاف نہیں ہوں لیکن کم از کم ان کی within district ہی shuffling کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئر مین! Senior level کے جو آفیسرز ہوتے ہیں یعنی ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر اور تحصیل پاپولیشن آفیسر کی سطح تک تو ٹھیک ہے کہ ان کو shuffle کرنا چاہئے اور ان کو تبدیل بھی کرنا چاہئے۔ اصل میں یہ بنیادی طور پر عوامی فلاحی مراکز ہیں جو کہ بہت چھوٹے چھوٹے محلوں کے اندر واقع ہیں۔ چھوٹے ملازمین مقامی ہوتے ہیں، یہ اس علاقے کے لوگوں کو جانتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ ان کا reach out ہوتا ہے۔ چھوٹا سٹاف غریب لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اگر ہم کسی شخص کو تحصیل کے ایک کونے سے اُٹھا کر دوسری جگہ لگائیں گے تو ان کے لئے آنے جانے کے مسائل پیدا ہوں گے لیکن جہاں تک آفیسرز کا تعلق ہے تو ہم اس کو review کر لیتے ہیں۔ جن آفیسرز کا عرصہ تعیناتی ایک جگہ پر زیادہ ہو چکا ہے تو انہیں ہم انشاء اللہ shuffle کریں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر3987 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر3988 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ ہاؤس میں موجود تھے، شاید چلے گئے ہیں۔سید عثمان محمود موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر4145 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب منیب الحق صاحب کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر5086 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر5113 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد، فراہم کردہ فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5113: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز کہاں پر واقع ہیں ان مراکز میں تعینات سٹاف کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان دفاتر کو مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کس کس مد میں خرچ کئے گئے، ان سنٹرز کو کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور کیا ان فنڈز اور ادویات کا آڈٹ کروایا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے 42 فلاحی مراکز:

2 فیملی ہیلتھ کلینکس

2 موبائل سروس یونٹس

مکمل تفصیل مع تعینات سٹاف ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کو مالی سال 20-2019 میں کل -/5,834,200 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان مراکز کو محکمہ بہبود آبادی، پنجاب کی جانب سے فراہم کی گئی ادویات کی تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ ادویات محکمہ بہبودِ آبادی میں صوبائی سطح پر خریدی جاتی ہیں۔ اور ان کی خرید کا آڈٹ بھی صوبائی سطح پر ہوتا ہے۔ سال 20-2019 کی خریداری کا آڈٹ اسی سال میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کو مالی سال 20-2019 میں کل -/5,834,200 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور اخراجات تقریباً 64 لاکھ روپے ہوئے ہیں تو اس حوالے سے ان کی پالیسی کیا ہے؟ اسی طرح جواب کے جز (ب) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ سال 20-2019 کی خریداری کا آڈٹ اسی سال میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کرے گا۔ آج سال 2021 ختم ہونے والا ہے کیونکہ آج 17۔دسمبر ہے تو یہ آڈٹ آج تک کیوں نہیں کروایا جا سکا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! اگر معزز رکن اپنے سوال میں یہ پوچھ لیتے کہ آڈٹ کیوں نہیں کروایا گیا تو یقیناً میں اس کا جواب بھی دے دیتا۔ میری گزارش ہے کہ معزز رکن اس کے لئے fresh question دے دیں تو میں ان کو بتادوں گا کہ کن technical وجوہات کی بنا پر یہ آڈٹ نہیں ہوسکا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ آڈٹ کے حوالے سے fresh question دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں آڈٹ کے حوالے سے بھی پوچھا ہے۔ آپ میرے سوال کے جز (ب) کو پڑھ لیں۔ میں نے اس میں پوچھا ہے کہ ان دفاتر کو مالی سال 20۔2019 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کس کس مد میں خرچ کئے گئے۔

ان سنٹرز کو کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے ہیں کیا ان فنڈز اور ادویات کا آڈٹ کروایا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔اس کے علاوہ کیسے سوال پوچھا جا سکتا ہے، آپ فرمادیں یا منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ کس طرح سے سوال کو لکھنا ہے؟ میں اسی طرح لکھ کر ان سے سوال پوچھ لیتا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! اصل میں آڈٹ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ اپنا شیڈول announce کرتا ہے اور اسی کے مطابق وہ آڈٹ کرتا ہے۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم ان سے کہیں کہ آپ ہمارا آڈٹ کل ہی کر دیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے محکمہ کے زیادہ تر اخراجات تنخواہوں کی مد میں ہو رہے ہیں۔اس وقت محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ تقریباً ساڑھے سات ارب روپے ہے جس میں سے 2۔ارب روپے ترقیاتی بجٹ ہے اور باقی سارا بجٹ تنخواہوں، ہاؤس رینٹ اور دفاتر کے کرایوں میں خرچ ہوتا ہے۔ آڈٹ کرنا محکمہ آڈٹ کا کام ہے بہر حال میں latest صورتحال کی بابت معزز رکن کو چیک کر کے بتادوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کر کے میرے اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ منسٹر صاحب نے اس کا مکمل جواب نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ سوال pending نہیں کیا جا سکتا۔ منسٹر صاحب نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5120 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈز کے لئے مختص رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5120: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کس طریقہ کے تحت خرچ کی جائے گی؟

(ب) حکومت بہبود آبادی کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے۔

1۔(DoctHers):

اس پراجیکٹ کا مقصد موجودہ ہیلتھ انشورنس پیکج میں خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات اور معیاری خدمات کا بہم پہنچانا ہے۔

اس پراجیکٹ کے توسط سے وہ خواتین ڈاکٹرز جو کسی وجہ سے گھر پر بیٹھی ہیں ان کو فراہمی طریقہ جات برائے خاندانی منصوبہ بندی پر تربیت دی جاسکے اور بعد ازاں وہ بذریعہ ٹیلی میڈیسن (Telemedicine) معلومات اور Services دے سکیں۔

بے روزگار یا کم آمدنی والی خواتین کو بطور لیڈی کمیونٹی ہیلتھ ورکرز منتخب کرنا تاکہ وہ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات اور خدمات فراہم کر سکیں۔

2۔ (GSM):

اس پراجیکٹ میں ایسے مرد طبی معالج جو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی سے لاتعلق تھے ان کی مروجہ تربیت کے بعد اس قابل بنانا کہ وہ اپنے مریضوں کو عمومی طبی مشورہ جات / علاج کے ساتھ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے معلومات اور خدمات پہنچا سکیں گے۔

3۔(IRC):

اس پراجیکٹ میں Health Solutions اور روایتی طریقہ ہائے ترسیل معلومات کے ذریعے آگاہی کا سامان کیا گیا ہے۔ ایسے شادی شدہ حضرات جو موبائل فون رکھتے ہیں ان کو سلسلہ وار آگاہی مہم کے تحت SMS اور Robo Calls کی جائیں گی۔

خواتین کو معلومات کے لئے فی میل ورکروں کا انتخاب کیا گیا ہے جو گھر گھر جا کے ان کی راہنمائی کریں گی۔

4۔(BISP):

تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ وہ شادی شدہ جوڑے جن کی ماہانہ آمدنی سب سے کم ہے ان کی کثیر اولادی کا عنصر کافی نمایاں ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ان تمام خواتین کو مفت معلومات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ میں تمام خواتین کو مفت سروس کے ساتھ سفری سہولت بھی مہیا ہوں گی۔ اندازہ کے مطابق خاندانی منصوبہ بندی کے استعمال میں 15 فیصد اضافہ متوقع ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے مئوثر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جاسکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز117 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جارہی ہے۔ فی الحال یہ منصوبہ 10 اضلاع میں شروع کیا جارہا ہے۔ یہ اضلاع گوجرانوالہ، راجن پور، ڈی۔جی۔خان، میانوالی، حافظ آباد، مظفر گڑھ، چنیوٹ، اٹک، قصور اور ملتان ہیں۔

(iii) موزوں جوڑوں کی الیکٹرانک رجسٹریشن کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(iv) کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے

ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جارہاہے محکمہ تمام تر اقدامات کروناSOPs کے تحت فراہم کررہاہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کس طریقہ کے تحت خرچ کی جائے گی؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ بے شمار منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے۔ جیسا کہ ابھی محترمہ ذکیہ بی بی نے بات کی ہے، میں بھی اسمبلی کے پچھلے tenure میں پاپولیشن کمیٹی کی ممبر رہی ہوں اور پھر منسٹر صاحب نے خود بھی فرمایا ہے تو میں اسی چیز کو endorse کرتے ہوئے کہوں گی کہ صوبہ پنجاب اور پاکستان میں اس وقت پاپولیشن ایک بہت بڑا issue ہے جبکہ ہم اس کو بہت غیر سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ پانچ کروڑ روپے کی رقم بہت کم ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس رقم میں ہم یہ تمام پروگرام چلاسکتے ہیں؟ میرے خیال میں تو یہ بہت مشکل کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! محترمہ سعدیہ سہیل راناصاحبہ بالکل صحیح فرمارہی ہیں کہ ان تمام پروگراموں کے لئے پانچ کروڑ روپے کی رقم واقعی بہت meager amount ہے۔ بنیادی طور پر Population Innovation Fund اس لئے مختص کیا جاتا ہے کہ مختلف اضلاع اور تحصیلوں میں پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے ہمیں results دینے ہوتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹے چھوٹے projects ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی حال ہی میں رحیم یار خان میں ایک پائلٹ پراجیکٹ کیا گیا ہے۔ غریب عورتیں جب services لینے جاتی ہیں تو ہم ان کو آنے جانے کا کرایہ pay کرتے ہیں۔ مثلاً بے نظیر انکم سپورٹ سکیم کے تحت رحیم یار خان میں ابھی حال ہی میں ہمارے محکمہ نے یہ پراجیکٹ کیا ہے، یہ پراجیکٹ بڑا کامیاب ہوا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہم across the Punjab لائیں گے۔ ہماری غریب خواتین جو services لیناچاہتی ہیں ان کو ہم ان

کے آنے جانے کا کرایہ دیں گے۔اس پروگرام میں ہم نے پہلی مرتبہ private practitionersکو شامل کیا ہے۔وہ ہمیں جتنی services provideکر رہے ہیں ان کو اسی حساب سے ہم نے funds transferکئے ہیں۔رحیم یار خان میں یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔انشاءاللہ اگلے بجٹ میں ہم اس پروگرام کو پورے صوبے کے اندر پھیلائیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، ٹھیک ہے میں اپنے سوال کو مزید pressنہیں کرتی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر!سوال نمبر5260 ہے۔جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: محکمہ بہبود آبادی کے تحت ہسپتال، موبائل یونٹ اوران میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5269: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت ہسپتال اور موبائل یونٹ ہیں؟

(ب) ضلع میں کتنے ڈاکٹر، نرسز اور L.H.Vکام کررہے ہیں؟

(ج) موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) ضلع خوشاب میں مالی سال 19-2018اور سال 20-2019 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیاحکومت اس ضلع میں مزید موبائل یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فیملی ہیلتھ کلینک	02
موبائل سروس یونٹ	02
فلاحی مراکز	37

(ب) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد 03 ہے ہر فیملی ہیلتھ کلینک میں ایک نرس کی اسامی ہے تاہم محکمہ میں ایل ایچ وی کی کوئی اسامی نہیں ہے۔

(ج) دور دراز کے علاقوں میں جہاں پر محکمہ صحت یا محکمہ بہبود آبادی کی کوئی سہولت میسر نہ ہے کیمپ کا انعقاد کر کے عوام کو ان کی دہلیز پر درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق آگاہی، مشورہ اور عارضی طریقوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

2۔ زچگی سے پہلے ماں کی دیکھ بھال۔

3۔ زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال۔

4۔ خواتین اور بچوں کی عام بیماریوں کی تشخیص۔

5۔ خواتین اور بچوں کے لئے عام بیماریوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

6۔ نوجوان لڑکیوں کی تولیدی صحت کے مسائل کی تشخیص اور مشورہ۔

(د) ضلع خوشاب میں مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 کے دوران خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل بجٹ	خرچہ مالی سال 19-2018	خرچہ مالی سال 20-2019
کل اخراجات	85,891,657/- روپے	90,762,051/- روپے

مزید تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چونکہ موبائل سروس یونٹ تحصیل کی سطح پر کام کرتے ہیں اور ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کا سیٹ اپ تحصیل خوشاب اور نوپور تھل میں ہے اور دونوں تحصیلوں میں موبائل سروس یونٹ موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ضلع میں کتنے ڈاکٹر، نرسز اور L.H.V کام کر رہے ہیں؟ اس وقت ضلع خوشاب کی آبادی ساڑھے تیرہ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور وہاں پر چار تحصیلیں ہیں اور ان چار تحصیلوں میں صرف تین ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ کیا محکمہ یہ سمجھتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے یہ ڈاکٹرز کافی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! میری بہن بالکل صحیح فرما رہی ہیں کیونکہ یہ سٹاف ناکافی ہے۔ اس حوالے سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور یہ ایک burning issue ہے۔ اس کی capacity build کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے finances arrange کرنا انتہائی ضروری ہیں۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑا سا پچھلے سوال کے حوالے سے عرض کر دوں کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن ضمنی گرانٹ کے طور پر Punjab Population Innovation Fund(PPIF) کو 653 ملین روپے ہم نے مزید release کئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ ساجدہ بیگم! کیا آپ کوئی مزید ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جز (ج) کے حوالے سے ایک request کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارے ضلع خوشاب کی تحصیل قائد آباد اور تحصیل نوشہرہ سے travelling کم از کم ایک گھنٹے کی ہے۔ وہاں پر فیملی پلاننگ کے حوالے سے کوئی بھی سہولت موجود نہیں ہے اور وہاں پر موبائل یونٹ مہینے میں ایک مرتبہ visit کرتے ہیں۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ان موبائل یونٹ کے visit یا کیمپس کو بڑھا دیا جائے تو اس سے ادارے کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! میں محترمہ کا سوال صحیح طرح سے سُن نہیں سکا۔ مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! ہماری تحصیل نوشہرہ اور قائد آباد کی travelling ضلع خوشاب سے ایک گھنٹہ کی ہے۔ وہاں پر فیملی پلاننگ کے حوالے سے کوئی بھی سہولت موجود نہیں ہے۔ وہاں پر موبائل یونٹس مہینے میں ایک مرتبہ کیمپ لگاتے ہیں۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اگر ان کیمپس کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے تو وہاں پر ادارے کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے اور لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس کا حل کیمپ نہیں ہیں۔ ہم اس کا حل نکال رہے ہیں۔ ہم کم resources رکھنے والی خواتین کو آنے جانے کا کرایہ دیں گے۔ اگر وہ خواتین آدھے گھنٹے کے فاصلے پر بھی رہتی ہیں تو پھر بھی وہ سنٹر میں چلی جائیں گی۔ رحیم یار خان میں یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ معزز رکن اگر کسی particular area کا فرما دیں تو ہم وہاں پر موبائل سروس یونٹ بھجوا دیں گے۔ میں معزز رکن سے خود پوچھ لوں گا کہ کس علاقے میں خصوصی طور پر موبائل سروس یونٹ بھجوانا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6218 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آبادی کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6218: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے؟

(ب) حکومت اس آبادی کے پھیلاؤ کو کس طرح روک رہی ہے؟

(ج) کیا پیمرا کو پابند کیا جا سکتا ہے کہ وہ روزانہ پاپولیشن پلاننگ پر اشتہار دے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 2017 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جا سکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز 106 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جارہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی، تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:۔

- محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبیلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی ابلاغ (IPC) کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات اُن کے گھروں تک باہم پہنچانا
- پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور پیغامات کی ترویج۔
- آؤٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت ریگولر اور ہفتہ وار بہبودِ آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔
- محکمہ نے اپنی ADP اسکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج / سٹریٹ تھیٹرز، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد شامل ہے۔
- سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک

-/ 650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹا گرام، لینکڈ اِن اور محکمہ کے آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی۔

- PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا
- مزید برآں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

(ج) پیمرا وفاقی سطح پر ذرائع ابلاغ کے لئے ریگولیٹری اتھارٹی ہے جو صوبائی حکومت کے تحت نہیں آتی۔ تاہم وزارتِ قومی صحت کے ذریعے پیمرا کو بہبودِ آبادی کے اشتہارات کے لئے درخواست دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ قومی سطح پر بہبودِ آبادی کی اشتہاری مہم کو مزید مؤثر بنانے کے لئے نیشنل ٹاسک فورس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میری درخواست ہے کہ ایک دن اس محکمہ کے حوالے سے ایوان میں بحث رکھی جائے تا کہ ہم منسٹر صاحب کو کچھ تجاویز دے سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6438 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا پاپولیشن کمیونیکشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے تحت فیملی سائز کے تعین کردہ ہدف کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*6438: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پاپولیشن پالیسی 2017 کے مطابق حکومت نے مؤثر پاپولیشن کمیونیکیشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے ذریعے 2020 تک فیملی سائز کو 2.5 تک لانے کا ہدف رکھا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو 2017 سے آج تک مذکورہ ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جا سکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز 106 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جارہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی، تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:

- محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبیلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی ابلاغ (IPC) کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات اُن کے گھروں تک باہم پہنچانا۔
- پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور پیغامات کی ترویج
- آؤٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت ریگولر اور ہفتہ وار بہبودِ آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔
- محکمہ نے اپنی ADP اسکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج / سٹریٹ تھیٹرز (Puppet shows)، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد کا انعقاد شامل ہے۔
- سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک -/650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹاگرام، لینکڈان اور محکمہ کے آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی
- PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا
- مزید برآں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے میرے سوال کا کافی تفصیل سے جواب دیا ہے جہاں سے مجھے کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے فیملی پلاننگ کے لئے جو سنٹرز بنائے ہیں تو اُن کے لئے جو جگہ مقرر کی ہے تو کیا BHU's کے قریب ہے یعنی لوگوں کی رسائی اُن تک ہے؟ ہماری آبادی میں اضافہ بالکل ایک security risk بنتا جا رہا ہے تو ان فیملی پلاننگ مراکز کی location کے بارے میں بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! پورے پنجاب کے ہر DHQ and THQ کے اندر ہمارے سنٹرز موجود ہیں اور پورے پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔ میری بہن نے BHU's کے حوالے سے بات کی ہے تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ ہم نے اس پر ابھی کام کرنا شروع کیا ہے۔ ہم ہر BHU کے اندر بھی ایک سنٹر بنانے لگے ہیں اور کوشش کریں گے کہ وہاں پر 24 hours کام ہو تا کہ ہم لوگوں کو دن رات یہ services provide کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہیلتھ ورکرز یا لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ٹریننگ کے لئے کوئی انتظام کیا گیا ہے کہ انہیں proper training دی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! لیڈی ہیلتھ وزٹرز بنیادی طور پر محکمہ صحت کی ہوتی ہیں۔ ہمارے پاس فیملی ویلفیئر ورکرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے دو دو سال کا ڈپلوما کیا ہوتا ہے پھر ہم ان کو بھرتی کرتے ہیں۔ پنجاب میں ہمارے چار انسٹیٹیوٹس بھی ہیں جن میں ہم ان کے refresher courses بھی چلاتے رہتے ہیں اور انہیں جدید طریق کار کے بارے میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میری ایک تجویز ہے کہ ان ورکرز کا package بڑھایا جائے تا کہ وہ بہتر کام کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: مہربانی۔اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 7315 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 7792 کو dispose of کی جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آبادی میں اضافہ کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1237: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کے لئے کیااقدامات اُٹھارہی ہے؟

(ب) اس حوالے سے اب تک کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات بہم پہنچاتی ہے جن کے استعمال سے تمام شہری انسانی حقوق کی بنیاد پر خاندان سے متعلق خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔

محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

(i) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات

(ii) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت

(iii) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفے کے لئے ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی

(iv) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی

(v) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کو صحت کے پیکج کا حصہ بنانا

(vi) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی

(vii) مانع حمل سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں تربیتی پروگرام

(ب) اس حوالے سے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ضرورت کو جانچنے کے لئے ایک خودکار سسٹم کا قیام جس سے سہولیات کی فراہمی اور محکمے کی کارکردگی میں بتدریج اضافہ ہوگا۔

(ii) مؤثر خاندانی منصوبہ بندی کی تشہیر کو یقینی بنانے کے لئے تشہیری سرگرمیوں کی از سر نو ترتیب تاکہ اس کا صحیح مفہوم عام آدمی کو سمجھ آسکے۔

(iii) محکمہ نے اپنی بھرپور توجہ افرادی قوت پر مرکوز کی ہے اور موجودہ ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو مضبوط تر کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(v) دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership)۔

(vi) نوجوانوں کے بلوغت کے مسائل کے حل اور حفظان صحت کے لئے نئے پروگرام۔

(vii) پروگرام میں علماء کرام کی شرکت، ٹریننگ اور ان کے ذریعے آگاہی کے اقدامات۔

(xi) دیگر حکومتی محکموں کی پروگرام میں شرکت اور ان کے تعاون سے صوبائی اور ضلعی سطحوں پر معلوماتی پروگراموں کا انعقاد۔

اوکاڑہ: محکمہ بہبود آبادی کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***1264: جناب منیب الحق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی کی اوکاڑہ میں چھ ماہ کی کارکردگی کیا ہے رواں سال میں کون سے منصوبے اور فلاحی سکیموں پر کام جاری ہے ان کی افادیت اور تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کو سال 19-2018 میں کتنا بجٹ دیا گیا اور اس میں کتنا بجٹ کس مد میں خرچ ہو چکا ہے؟

(ج) ضلع اوکاڑہ میں بہبود آبادی کے کتنے دفاتر اور بلڈنگ ہیں کتنے دفاتر اور بلڈنگ محکمہ کے ہیں اور کتنی بلڈنگ کرایہ کی ہیں کرایہ کی مد میں کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس محکمہ کی بہتر کارکردگی کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبود آبادی اوکاڑہ نے ستمبر 2018 سے فروری 2019 کے دوران فیملی پلاننگ کی خدمات کی فراہمی کے لئے 428009 موزوں شادی شدہ جوڑوں کی رجسٹریشن کی اور 74088 شادی شدہ جوڑوں کا فالواپ کیا گیا۔ ان جوڑوں کو فراہم کردہ مانع حمل ادویات اور آگاہی کے اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ترقیاتی منصوبے کے تحت ضلع اوکاڑہ میں 42 نئے فلاحی مراکز قائم کئے گئے اور اب ضلع اوکاڑہ میں کل 85 فلاحی مراکز خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان مراکز کے قیام سے خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات اور خدمات کی فراہمی میں اضافہ ہوا اور افرادی قوت بڑھی جس سے محکمے کے طے کردہ اہداف کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

(ب) محکمہ کو سال 19-2018 میں 11,51,08,000 روپے بجٹ دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر استعمال بلڈنگز کی تعداد 89 ہے جن میں 3 محکمہ کی ہیں 16 رینٹ فری ہیں 70 کرایہ پر ہیں۔

(د) محکمہ بہبود آبادی کی بہتر کارکردگی کے لئے حکومت کی پالیسی درج ذیل ہے۔

(i) جدید خودکار مانیٹرنگ سسٹم متعارف کروانا۔

(ii) بہتر خدمات کی فراہمی کیلئے ملازمین کی تربیت۔

(iii) ادویات کی فراہمی کو بروقت بنانا۔

(iv) سہولیات کی فراہمی کو معیاری بنانا۔

سروس ڈیلیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3036: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سروس ڈیلیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ مکمل کر لی گئی ہے ؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے تحت کام کرنے والے خاندانی منصوبہ بندی کے تمام سروس ڈلیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ مکمل ہو چکی ہے۔

نام	Mainپروگرام	ADPپروگرام	کل تعداد
فلاحی مراکز کی تعداد	1500	555	2055
فیملی ہیلتھ کلینکس کی تعداد	110	10	120

(ب) تفصیل جز الف میں بیان کر دی ہے۔

بہاولپور: محکمہ بہبود آبادی کا آبادی کنٹرول کرنے کے لئے مختص فنڈز و آگاہی مہم سے متعلقہ تفصیلات

* 3521: **ملک خالد محمود بابر:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی نے آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر کتنی رقم سال 2019 میں خرچ کی ہے؟

(ب) اس کے کتنے ملازمین نے عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں شمولیت کی ہے؟

(ب) اس وقت لاہور اور بہاولپور میں کتنے ملازمین اس آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) یا بہاولپور میں محکمہ ہذا نے جو ٹارگٹ سال 2017 اور 2018 میں آگاہی مہم اور دیگر عوامل کا مختص کیا تھا وہ محکمہ نے حاصل کیا تھا تو اس کی تفصیلات بتائیں؟

(ہ) بہاولپور میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2019-20 میں محکمہ بہبودِ آبادی کا کل بجٹ 7807.120 ملین روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر 1023.406 جبکہ Awareness کے لئے 267.922 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں حصہ لینے والے محکمانہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعداد
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DPWO)	36
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DY DPWO C&T)	36
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (Dy DPWOTech)	36
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	114
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist)	14
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	1016
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) FWA(M)	1221
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خاتون) FWA(F)	1188
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	1276
کل تعداد	4937

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی لاہور اور بہاولپور کے اضلاع میں جو ملازمین آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ بہبود آبادی ضلع بہاولپور کی کارکردگی 2018 میں 2017 سے بہتر ہوئی دوران سال 2017 اور 2018 کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں آگاہی مہم کے سلسلے میں سال 2018 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ علماء کرام کی آگاہی کے ضلعی سطح پر چار سیمینار کرائے گئے

2۔ 11 جولائی کو عالمی یوم آبادی کے موقع پر پاپولیشن سیمینار کرایا گیا

3۔ 6 عدد آگاہی مہم واک کروائی گئیں

4۔ آگاہی مہم کے سلسلے میں 10 بے بی شو کروائے گئے

5۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل کے سلسلے میں نوجوانوں میں شعور پیدا کرنے کے لئے 2 کرکٹ ٹورنامنٹ کروائے گئے۔

6۔ فلاحی مراکز بہبود آبادی کی سطح پر آگاہی مہم کے سلسلے میں 850 سے زائد خواتین گروپ میٹنگز کروائی گئیں۔

7۔ 1200 سے زائد مرد حضرات کی گروپ میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔

(ہ) بہاول پور میں محکمہ کے 341 ملازمین تعینات ہیں۔ ان ملازمین کی عہدہ اور گریڈ کے ساتھ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کے ملازمین کو بھی آگاہی لیکچر دینے اور عملدرآمد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3522: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مدوار کتنا ہے آبادی کنٹرول کرنے اور لوگوں میں Awareness دینے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے افسران اور اہلکاران ہیں جو کہ لوگوں کو آبادی کے بارے میں Awareness اور کنٹرول آبادی کے بارے لیکچر دیتے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے اپنی ملازمین کو بھی کبھی آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر Awareness دی ہے تو کن کن تاریخ کو تفصیل سال 2019 کی فراہم فرمائیں؟

(د) محکمہ کے جو ملازمین Awareness دیتے ہیں ان کے نام تعلیمی قابلیت مع تجربہ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ ہذا کے اپنے ملازمین بھی ان کی ڈائریکشن پر عمل نہیں کر رہے اور ان کی اپنے فیملی ممبران کی تعداد پانچ سے دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کا کل بجٹ (4,824,129,082) چار ارب، بیاسی کڑور، اکتالیس لاکھ، انتیس ہزار بیاسی روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جبکہ Awareness کے لئے Publicity / Advertiesment کی مد میں (16,800,000) سولہ کروڑ اسی لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اسی طرح سیمینارز کے لئے (10,00,000) دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں

(ب) محکمہ ہذا کے درج ذیل افسران اور اہلکار لوگوں کو Awareness اور آبادی کنٹرول کے بارے میں لیکچر دیتے ہیں۔

عہدہ	تعداد
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DPWO)	36
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DY DPWO C&T)	36
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (Dy DPWOTech)	36
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	114
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist)	14
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	1016
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) FWA(M)	1221
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خاتون) FWA(F)	1188
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	1276
کل تعداد	4937

(ج) جی ہاں! محکمہ کے ملازمین کے لیئے آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر آگاہی کے تربیتی پروگرام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ کے 4937 ملازمین Awreness دیتے ہیں ان کے عہدے، تعلیمی قابلیت اور تجربہ درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعلیمی قابلیت	تجربہ
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر	BA or MA or MSc	Year 2015 To
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر DY	MBBS	Year 1510 To

(DPWO C&T		
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر Dy (DPWOTech	MA or MSc	Year 2015 To
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر TPWO))	BA or MA	Year 2015 To
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist))	MSc Psychology	Year 5
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	میٹرک سائنس24ماہ ڈپلومہ	Year 2510 To
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ) مرد ((FWA(M	میٹرک	10 25 To Year
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ) خاتون FWA) ((F	میٹرک	10 25 To Year
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	Matric BA,MA	Year 10

(ہ) محکمہ بہبودِ آبادی کے تمام پروگرام آگاہی فراہم کرنے کے لئے ہیں ان کا مقصد عوام کو چھوٹے اور صحت مند خاندان، ماں اور بچہ کی صحت اور آبادی کے حوالے سے مفت مشورہ، خدمات کی فراہمی اور ترغیب وترویج ہے۔ پاکستان کے کسی بھی قانون اور عالمی اداروں کے ساتھ commitments کے تحت کسی بھی فرد کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خاندان کی تعداد پر حد متعین کرے لہٰذا محکمہ کے ملازمین میں سے ایسے افراد یقیناً ہوں گے جن کے خاندان کے افراد کی تعداد 5 سے 10 کے درمیان ہو گی مگر محکمہ اُن کو تعداد کی کمی پر مجبور نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کوئی قانون موجود نہ ہے۔ تاہم بادی النظر میں محکمہ کے ملازمین کے ہاں خاندان کے افراد کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے فلاحی مراکز ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3558: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے فلاحی مراکز، ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ ہیں نیز موبائل یونٹس کون کونسی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ہذا میں سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) کیا ضلع ہذا میں دی جانے والی سہولیات کافی ہیں یا مزید سروسز کی ضرورت ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:

1۔ فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) کی مفت فراہمی کی جا رہی ہے۔

2۔ زنانہ آپریشن اور کاپر ٹی کی خدمات بھی بلا معاوضہ فراہم کی جا رہی ہیں۔ حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔

3۔ بعد ڈیلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے

4۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق مختلف کالجز و یونیورسٹیز میں سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں اور آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

5۔ علماء کرام سے حلقہ مدارس میں آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے

6۔ شہر کے مخصوص اور زیادہ رش والی جگہوں پر معلوماتی اسٹال لگائے جاتے ہیں

7۔ ضلعی سطح پر ہر ماہ ضلعی معاون کمیٹی اور ضلعی ٹیکنیکل کمیٹی کی میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ باقی ادارے جو کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں کے ساتھ مل کر کام کیا جا سکے۔

8۔ صحت مند سرگرمیوں کے انعقاد کی مد میں کھیلوں و تقریری مقابلہ جات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے یونین کونسل کی سطح پر فلاحی مرکز کا قیام کر کے عوام کو اُن کے گھر کی دہلیز تک فیملی پلاننگ و مانع حمل ادویات و مفت مشورہ جات تک پہنچائے جاتے ہیں۔

فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1۔ ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی 95 فلاحی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 ہی موبائل یونٹ کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

2۔ موبائل یونٹ کے ذریعے دور دراز کے علاقہ میں جا کر فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) جہاں فلاحی مرکز موجود نہ ہیں مفت فراہم کرتے ہیں۔

3۔ چھلہ (کاپر-ٹی) کی خدمات بھی بلا معاوضہ فراہم کی جارہی ہے حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے بعد ڈلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی کو سال 18-2017 کے لیے -/82,490,932 روپے خرچ کئے گئے جس میں سے مبلغ -/73,570,884 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں جب کہ دیگر رقم عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے فلاحی مراکز کے کرایہ جات اور یوٹیلیٹی بلز کی مد میں ادا کئے گئے۔

(د) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی، ضلع کی آبادی و رقبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر خدمات فراہم کرنے میں کوشاں ہیں تاہم ضلع ہذا میں تاحال کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر ابھی تک محکمہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی خدمات ناکافی ہیں ضلع ہذا میں مزید فلاحی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کو سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

صوبہ میں فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کی کرایہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

***3578: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی آفس سے لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر کرائے کی بلڈنگ میں بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ صوبہ بھر کے سب سے اہم محکمہ کے پاس کسی بھی سطح پر اپنی بلڈنگ موجود نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت فیملی پلاننگ جیسے اہم ادارہ کے لئے ہر سطح پر بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کرایہ کی مد میں ضائع ہونے والی رقم کے نقصان سے بچا جاسکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی آفس سے لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر (ماسوائے 129 فیملی ہیلتھ کلینکس، 2 ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس بمقام لاہور اور ملتان) کرائے کی بلڈنگ میں بنائے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ ادوار میں محکمہ بہبودِ آبادی اپنے دفاتر کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے وقتاً فوقتاً منصوبہ جات تجویز کرتا رہا ہے تاہم حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باعث یہ منصوبے منظور نہیں ہو سکے۔

(ج) محکمہ نے مالی سال 20-2019 میں ترقیاتی سکیم بنام کنسٹرکشن آف پاپولیشن ویلفیئر ہاؤس (Construction of Population Welfare House, Punjab) اپنے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کر رکھی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس سکیم کے تحت محکمہ کے سیکرٹری آفس، ڈی جی آفس، پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور اور پروڈکشن اینڈ پرنٹنگ یونٹ کو اس بلڈنگ میں شامل کیا جائے گا۔ مزید برآں ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس ساہیوال اور فیصل آباد کی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ محکمہ کے دیگر دفاتر اور مراکز کے لئے فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیرِ غور نہیں ہے۔

راجن پور: محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3987: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں اور کتنے Unit Mobile ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ، گریڈ وار بتائیں کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز کتنے افراد سال 19-2018 اور 20-2019 میں بھرتی کئے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ کی مد وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبودِ آبادی کے 43 فلاحی مراکز، 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 03 موبائل سروس یونٹس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں گریڈ ایک تا 18 کے 342 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
جبکہ 38 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 19-2018 میں معذور افراد کے کوٹے پر ایک خاتون فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ BS.05 میں بھرتی کی گئی۔ اور سال 20-2019 میں ایک مرد فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ BS.05 کو Rule / 17 A کے تحت بھرتی کیا گیا۔

راجن پور: پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے سنٹرز، ہسپتال اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3988: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے سنٹر اور ہسپتال کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان میں علاج کے لئے آنے والے مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان کے سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پر اور کون کونسی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے 03 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

(الف) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر1

(ب) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر2

(پ) فلاحی مرکز کوٹلہ مغلان

(ب) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر1

نام	عہدہ	گریڈ
عطیہ فرید	فیملی ویلفیئر ورکر	08
خالی	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05
محمد عالمگیر	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
محمد جہانگیر	چوکیدار	02
خالی	آیا	01

2۔فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر:

نام	عہدہ	گریڈ
خالی	فیملی ویلفیئر ورکر	09
خالی	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05
قاضی عارف	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
صابر حسین	چوکیدار	02
راشدہ بی بی	آیا	01

فلاحی مرکز کوٹلہ مغلان:

نام	عہدہ	گریڈ
خالی	فیملی ویلفیئر ورکر	09
شاہدہ اقبال	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05

حبیب اللہ	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
خالی	چوکیدار	02
حسینہ بی بی	آیا	01

(ج) محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں آنیوالے کلائنٹس کو پیدائش میں وقفہ کے حوالے سے مشورہ جات, مانع حمل ادویات, وعام ادویات,ودیگر خدمات مثلاً کنڈوم, چھلہ (کاپر-ٹی), وقفہ کے انجیکشن وغیرہ جیسی خدمات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) سال19- 2018 میں ان تین سنٹرز پر 2669014 روپے اور سال 20- 2019 میں 2890165روپے خرچ ہوئے۔اخراجات کی تفصیل۔ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع رحیم یارخان میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4145: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یارخان میں محکمہ نے سال 18-2017 میں عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ضلع ہذامیں تعینات عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع ہذامیں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پر کردی جائیں گی؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبودِ آبادی نے سال19-2018 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات کی مفت فراہمی کی جارہی ہے۔حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے اور دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔

بعد ڈیلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق تشہیری و آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔ فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی عددی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی 95 فلاحی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 موبائل یونٹس کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ ضلع کے دفاتر اور مراکز میں تعینات عملے کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع رحیم یار خاں میں خالی اسامیوں کی تعداد 56 ہے۔ جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں بہبود آبادی کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5086: جناب منیب الحق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر اور ملازم ہیں ان ملازمین کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز فراہم کریں؟

(ب) محکمہ ہذا ضلع اوکاڑہ کو مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز فراہم کیے گئے تھے اور مالی سال 21-2020 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں تفصیل مد وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے کلینک، مراکز صحت اور ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں کتنی ایمبولینس ہیں اور کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے؟

(ہ) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل دفاتر ہیں:

01 ضلعی آفس

03 تحصیل آفس

ان دفاتر اور ملازمین کی تفصیل بمع عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

2019-20 میں 1,30,685,550 روپے

2020-21 میں 74,636,900 روپے

ان فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل مراکز تولیدی صحت موجود ہیں۔

03 فیملی ہیلتھ کلینک،

85 فلاحی مرکز

03 موبائل یونٹ ہیں

جن کی تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع میں تسلی بخش حد تک سہولیات اور مانع حمل ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس ضلع کی مجموعی طور پر کارکردگی گزشتہ سال سے 22 فیصد زیادہ ہے۔ محکمہ کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

(ہ) محکمہ بہبود آبادی ضلع اوکاڑہ کی مالی سال 2019-20 کی کارگردگی ضمیمہ " D "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال: پی پی۔209 میں بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

***7315: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔209 خانیوال میں تقریباً ہر یونین کونسل میں فیملی پلاننگ کے دفاتر بنائے گئے تھے؟

(ب) پی پی۔209 ضلع و تحصیل خانیوال میں کل کتنے فیملی پلاننگ کے دفاتر ہیں کتنے بند کر دیئے گئے اور کیوں بند کر دیئے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) چھوٹے فیملی پلاننگ کے ان دفاتر کو کون سا آفیسر چلا رہا ہوتا ہے اور کیا ضرورت کی تمام ادویات وگائیڈ لائن دی جاتی ہیں، کیا حکومت ان بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے دفاتر ضلعی اور تحصیل سطع پر کام کر رہے ہیں لہذا یہ درست نہیں ہے کہ پی پی۔209 خانیوال میں ہر یونین کونسل میں یہ دفاتر بنائے گئے تھے تاہم تقریباً ہر یونین کونسل میں خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز بنائے گئے ہیں۔

(ب) پی پی۔209 ضلع و تحصیل خانیوال میں خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی کے لئے کل پانچ (05) خاندانی فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

i۔ فلاحی مرکز چک نمبر R-10/23

ii۔ فلاحی مرکز چک نمبر R-10/80 (پیروال)

iii۔ فلاحی مرکز چک نمبر R-10/91

iv۔ فلاحی مرکز چک نمبر R-10/166

v۔ فلاحی مرکز L-15/67 وجھیانوالہ

پی پی۔209 میں کوئی فلاحی مرکز بند نہ کیا گیا ہے تاہم ایک فلاحی مرکز بمقام چک نمبر L-15/78 تحصیل میاں چنوں سے بمقام چک نمبر R-9/9 تحصیل خانیوال میں انتظامی بنیادوں پر شفٹ کیا گیا ہے۔

(ج) ان خاندانی فلاحی مراکز کو ضلعی آفیسر کی زیر نگرانی انچارج فیملی ویلفیئر ورکر (BS-9/11) چلاتی ہے۔ ان مراکز پر محکمے کی منظور شدہ سٹینڈرڈ لسٹ کے مطابق ادویات اور دیگر خدمات کی مفت فراہمی کی جاتی ہے یہ تمام مراکز محکمے کے پروگرام کا بنیادی حصہ ہیں اور حکومت ان کو آئندہ سالوں میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے

سرگودھا اور گوجرانوالہ ڈویژن کے پاپولیشن سوشل ویلفیئر کے ملازمین کا نوکریوں سے برخاستگی سے متعلقہ تفصیلات

*7792: **میاں عبدالروف:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا اور گوجرانوالہ ڈویژن میں سابقہ دور حکومت میں بھرتی کئے گئے پاپولیشن سوشل ویلفیئر محکمے کے ہزاروں افراد کو بغیر کسی وجہ سے نوکری سے برخواست کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت مذکورہ ملازمین کی جگہ نئی بھرتی کرنا چاہتی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مستقل اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے کتنے ملازمین کو نوکری سے برخواست کیا گیا ہر کیٹیگری کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت محکمہ پاپولیشن سوشل ویلفیئر کے ان تمام ملازمین کو بحال کرکے ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یہ درست نہیں ہے کیونکہ سابقہ دورِ حکومت میں محکمہ بہبودِ آبادی میں بھرتی کئے گئے کسی بھی ملازم کو بغیر کسی وجہ کے برخواست نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) کسی بھی ملازم کو بغیر وجہ کے نوکری سے نہیں نکالا گیا ہے اور ان کی جگہ نئی بھرتی کا بھی کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں جنوری 2017 تا نومبر 2021 کے دوران جو ملازم نوکری سے برخواست ہوئے انکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اور عہدہ	تاریخ تقرری	نوعیت تقرری	تاریخ برخواستگی	وجہ
1	فاروق صدیق، جونیئر کلرک	17-02-2015	مستقل	27-02-2018	ہراسگی
2	آفتاب افضل، سوشل موبیلائزر	10-05-2017	مستقل	07-09-2019	دوہری ملازمت

(د) محکمہ بہبودِ آبادی پنجاب کے کسی بھی ملازم کو بلاوجہ نوکری سے برخواست نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ حکومتِ پنجاب کی جانب سے تین سال مسلسل نوکری کرنے والے کنٹریکٹ ملازمین کو Punjab Regularization of Services, Act 2018 Amended 2019 کے تحت مستقل ملازمت دی جا رہی ہے۔

زیرو آرنوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا ایک زیرو آر نوٹس کافی عرصے سے pending چل رہا ہے۔ جب بھی اجلاس آتا ہے پتا نہیں میرا زیرو آر نوٹس کیوں نکال دیا جاتا ہے؟ وزیر متعلقہ نے خود میرے زیرو آر نوٹس کو pending کرایا تھا لیکن ابھی تک وہی حالات ہیں اُس کا کچھ پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ابھی دیکھ لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 499۔ جناب سمیع اللہ خان کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے۔ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 557۔ جناب ناصر محمود کا ہے یہ زیرو آر نوٹس بھی پیش ہو چکا ہے متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 564۔ جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، پیش ہو چکا ہے متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 566۔ چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کا ہے، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567۔ جناب محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 606۔ محترمہ شازیہ عابد کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612۔ محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے یہ بھی پیش ہو چکا ہے، وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 615۔ محترمہ خدیجہ عمر کا ہے پیش ہو چکا ہے، وزیر سکولز موجود

نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 641۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے پیش ہو چکا ہے، وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر642۔ جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔

حلقہ پی پی۔104 ماموں کانجن کی آبادی طارق کالونی میں قائم گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-104(ضلع فیصل آباد) کے شہر ماموں کانجن کی آبادی طارق کالونی میں 1962 میں گرلز پرائمری سکول بنا تھا۔ پھر 1987 میں اس کو مڈل کا درجہ ملا لیکن مڈل کے بعد بچیوں کو ہائی درجہ کی تعلیم کے لئے تین میل کا فاصلہ طے کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 509 گ ب میں جانا پڑتا ہے۔ یہ سکول حکومت کی منظور شدہ upgradation کی شرائط پر پورا اُترتا ہے لہذا آئندہ مالی سال میں اس مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے اور بجٹ میں فنڈ مختص کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر658۔ محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چکوال میں Higher Education Department کی properties کو HED کو واپس کیا جائے اور کالجز کا status as college بحال کیا جائے۔ اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر660۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

ساہیوال میں احساس پروگرام کے کیمپ میں خواتین کو مشکلات کا سامنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ساہیوال میں حکومتی احکامات کے باوجود احساس پروگرام کے لگائے گئے کیمپ میں آنے والی خواتین کو مالی امداد کے حصول میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس پر ارباب اختیار کی فوری توجہ درکار تھی۔ ساہیوال میں احساس پروگرام اور بے نظیر پروگرام کے لگائے گئے کیمپ میں دور دراز سے آنے والی خواتین شدید پریشانی میں مبتلا اور در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔ اعلیٰ حکام سے نوٹس لینے کی اپیل پر بھی عمل درآمد نہ ہوا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں respond کرتا ہوں۔ **جناب چیئرمین:** جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Chairman I will respond.

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو احساس پروگرام اور بینظیر پروگرام کے تحت جو مالی امداد کا سلسلہ جاری ہے یہ غریب لوگوں کے لئے بہت اچھا اور بہت بہتر ہے لیکن اس وقت جو صورتحال ہے وہ نہایت ہی بدتر اور ابتر ہے۔ تحصیل لیول پر جو کیمپ لگائے گئے ہیں ان پر دور دراز سے لوگ آتے ہیں اور ایک تو کیمپوں کی تعداد بہت کم ہے اور فاصلہ بہت

زیادہ ہے۔پورے ڈسٹرکٹ سے خواتین نے آنا ہوتا ہے اور میری یہ تجویز ہے کہ اگر مہربانی فرمائیں کہ ہر یونین کونسل میں حکومت کاsetupتو موجود ہے تو اسے احساس پروگرام کو اور بینظیر پروگرام کو یونین کونسل لیول پر کر دیا جائے تاکہ لوگوں کو آسانی ہو سکے اور جن کے پاس پہلے ہیafford کرنے کے لئے کچھ ہے ان کے پاس کرایہ ہے اور نہ ان کے پاس خرچہ ہے تو ان کے لئے یہ ایک بہتر امداد ہو جائے گی۔Doorstep نہ سہی پر یونین لیول پر ہی ان کو یہopportunityہو جائے گی اور دوسرا یہ کہ اس کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں یہ حکومت بہتر جانتی ہے کہ ساہیوال ضلع کے لئے انہوں نے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں۔میری یہ درخواست ہے کہ کیونکہ غریب لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اس وقت لنگر خانے کُھل گئے ہیں اور وہاں پر جو ضرورت مند لوگ ہیں ان کے لئے جو امداد کا پروگرام ہے وہ ناکافی ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے اور اس ہاؤس کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی غریب عوام کے لئے اور بالخصوص ساہیوال کی عوام کے لئےmaximumفنڈز رکھے جائیں کیونکہ بے روزگاری بہت زیادہ ہے۔غربت،افلاس اور بھوک بہت زیادہ ہے اور مہنگائی کا عالم آپ دیکھ لیں۔ ضروریات زندگی کی جو چیزیں ہیں وہ پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔تو میں آپ کی توسط سے راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اس پر مہربانی فرمائیں گے اور اس پر کوئی ایسی پالیسی بنائیں گے جس سے غریب لوگ جن کے پاس پہلے ہی کرایہ نہیں ہے ان کو تحصیل ہیڈ کوارٹر نہ آنا پڑے اور ان کے لئے آسانی ہو۔ایک ضلع میں ایک گاؤں ایک بارڈر پر پڑتا ہے اور اس کے لئے بھی ان کو ہزاروں روپے خرچ کرکے اس کیمپ میں آنا پڑتا ہے لہٰذا اس کے لئے کوئی خاطر خواہ حکم صادر فرمائیں تاکہ غریب لوگوں کی حوصلہ افزائی اور داد رسی ہو سکے۔بہت شکریہ۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ):جناب چیئرمین!میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس وقت احساس کفالت پروگرام کے تحت ساہیوال میں ہمارے دو کیمپ کام کر رہے ہیں اور ان دو کیمپس میں سے ایک گورنمنٹ ہائی سکول نگل امنین میں ہے اور دوسرا گورنمنٹ بٹالہ مسلم ہائی سکول ساہیوال میں ہے۔دونوں کیمپس میں اس وقت تقریباً21کاؤنٹرز کام کر رہے ہیں اور ان 21کاؤنٹرز پر یومیہ تقریباً459خواتین دن میں پیسے نکلواتی ہیں اور یہ

22/11/21 کی figure ہیں جب یہ تحریک پیش کی گئی تھی ۔مقصد صرف اتنا ہے کہ جتنے beneficiaries ہیں وہ ایک دن میں نہیں آتے بلکہ روزانہ کی بنیاد پر آتے ہیں اور اس لئے زیادہ سنٹرز بھی قائم نہیں کئے جاسکتے۔ جس طرح معززرکن نے فرمایا ہے کہ اس کو یونین کونسلز تک لے کر جایا جاسکے کیونکہ اس کے لئے سنٹرز کو باقاعدہ بنک کو بھی backup دینا پڑتا ہے اور نادرا کا بھی backup دینا پڑتا ہے اس لئے Full time تو یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ اس کو یونین کونسل کی سطح پر لے کر جایا جاسکے لیکن اس کے باوجود جس طرح معززرکن نے فرمایا کہ ہم اس کا سروے ضرور کروائیں گے اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ مزید سنٹرز بنائے جائیں تو انشاءاللہ اس کے لئے بھی recommendation وفاقی حکومت کو بھیجی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس نمبر 660 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! اس تحریک کو پیش کرنے سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہوں گی کہ میری ایک تحریک پہلے بھی پیش ہوئی تھی جس کا نوٹس نمبر 612 ہے اور جب اس میں لکھا ہوتا ہے کہ پیش ہو چکا تو اس کو تین مہینے ہو چکے ہیں ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! جب منسٹر صاحب موجود ہوں گے تو اس کا جواب آجائے گا۔ ابھی آپ اپنا نیا زیرو آر نوٹس پیش کریں۔

لاہور کی 274 یونین کونسلز کے چیئرمینوں کو چیک بکس نہ ملنے کی وجہ سے نادرا میں ہزاروں کیس التواء کا شکار

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! اس کا جواب لے دیں کیونکہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میرا زیرو آر نوٹس نمبر 669 ہے۔

> "میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 28 نومبر 2021 کی خبر کے

مطابق لاہور شہر کی 274 یونین کونسلز کے چیئر مینوں کو چیک بکس جاری نہ ہونے کے باعث نادرا کو ادائیگیاں نہ ہو سکیں۔ جس کی بنا پر یو سی سرٹیفکیٹ پیپرز نہ مل سکے ،طلاق ،پیدائش ،اموات اور نکاح کے 20 ہزار کیس سرٹیفکیٹ کی عدم فراہمی پر التواء کا شکار ہیں جن کا ڈیٹا نادرا میں آن لائن نہ ہو سکا۔ اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئر مین! اس کو بھی لکھ دیں گے کہ پیش ہو چکا پر جواب پھر نہیں آئے گا۔

جناب چیئر مین: جی، انشاءاللہ لاء منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے جواب آجائے گا۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

لاہور محکمہ سکول ایجوکیشن میں AEOs فی میل کی تمام اسامیوں پر میل آفیسرز کی تعیناتی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا زیرو آر نوٹس نمبر 677 ہے۔

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ لاہور محکمہ سکولز ایجوکیشن میں A.E.Os فی میل کی تمام اسامیوں پر میل آفیسرز کو تعینات کر دیا گیا ہے جنہوں نے گرلز سکولوں میں تعینات معلمات کو بلیک میل کرنا شروع کر رکھا ہے اور منتھلی وصول کر رہے ہیں۔ اسی طرح اس ضلع میں C.E.O ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کی سیٹ پر پچھلے پندرہ سال سے ایک ہی آفیسر کو بار بار تعینات کیا جارہا ہے جس سے اس دفتر میں رشوت کا بازار گرم ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے لیکن میری یہ Chair سے commitment ہے جب بھی منسٹر صاحب آئیں گے تو میں ضرور بولوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل آپ بولیں گے۔ اس میں آپ پندرہ سال کی بات کر رہے ہیں اس میں آپ کا دور حکومت بھی آجاتا ہے۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ چھٹی کی درخواستیں پڑھ لیں۔

جناب محمد لطیف نذر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد لطیف نذر، ایم پی اے، PP-114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 14۔ ستمبر 2021 سے ایک ماہ کے لئے رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

آغا علی حیدر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست آغا علی حیدر، ایم پی اے، PP-134 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 24۔ ستمبر تا یکم اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ صدیقہ صاحبداد خان، ایم پی اے، W-299 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ یکم ستمبر تا 12 اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شمیم آفتاب

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شمیم آفتاب، ایم پی اے، W-303 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 26 اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء، ایم پی اے، W-360 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ایم پی اے، PP-47 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری نثار علی خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری نثار علی خان، ایم پی اے، PP-10 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد الیاس، ایم پی اے، PP-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 16 اور 17 دسمبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ میں وزیر قانون کو دعوت دیتا ہوں کہ ایوان میں آڈٹ رپورٹ پیش کریں۔ جی، وزیر قانون!

ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ اور کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha, for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha, for the Audit Year 2018-19 has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی فرانزک رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19 has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 21/478 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔۔۔ دونوں ممبران موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/479 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

پی پی۔116 نشاط آباد، فیصل آباد میں سیوریج لائن مکمل نہ کرنے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حلقہ PP-116 فیصل آباد کے علاقہ نشاط آباد 30 فٹا بازار سے محلہ گارڈن کے نشاط ملز کالونی گیٹ تک مقامی محکمہ واسا کی طرف سے سیوریج کی نئی پائپ لائن بچھانے کا کام شروع ہوا تھا جو کہ گزشتہ کئی ماہ سے بند پڑا ہے جبکہ مشینری بھی موقع پر موجود ہے جس کی وجہ سے

مذکورہ بالا علاقوں کے ساتھ ساتھ غازی آباد، حیدر آباد، غوثیہ آباد و گردونواح میں سیور یج کے گندے پانی سے متذکرہ علاقوں کی گلیاں اور سڑکیں بھری پڑی ہیں جس سے مقامی مکینوں کا اپنے گھروں سے باہر نکلنا بھی محال بنا ہوا ہے۔ ایک طرف سیور یج کے کھڑے پانی سے تعفن، بدبو، مچھر اور مکھیاں پیدا ہو کر متعدد بیماریوں کا موجب بن رہے ہیں اور دوسری طرف نا صرف بچے سکولوں میں جانے سے محروم ہیں بلکہ عام آدمی بھی اپنے روزگار پر جانے کے لئے شدید مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں اور پیدل چلنا بھی انتہائی دشوار ہے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ سیور یج کے پانی کی وجہ سے عوام کے قیمتی گھروں کو نقصان پہنچ رہا ہے جبکہ نماز کے لئے مساجد جانے میں بھی لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اعلیٰ حکام کو بھی بارہا اس حوالے سے آگاہ کیا جا رہا ہے لیکن تاحال یہ مسئلہ حل ہونے میں نہیں آ رہا اور متذکرہ بالا علاقوں میں سیور یج کے پانی نے مکینوں کا جینا محال بنایا ہوا ہے اور گزشتہ دنوں متاثرین علاقہ نے شیخوپورہ روڈ بھی بلاک کر کے احتجاج کیا مگر ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ محکمہ واسا کے اعلیٰ حکام کے اس رویہ کی وجہ سے ان علاقوں کے مکینوں میں بالخصوص اور فیصل آباد شہر کے باسیوں میں بالعموم شدید غم و غصہ اور بے چینی کی لہر پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو جب منسٹر صاحب آئیں گے تو میں بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 482/21 محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 483/21 بھی محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 484/21 بھی محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار

نمبر 21/486 محترمہ ربیعہ نصرت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/488 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 29 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور شہر کے 83 فیصد قبرستانوں میں بنیادی سہولتیں ناپید ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور شہر کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار ہے، کسی قبرستان کی چار دیواری نہیں تو بیشتر قبرستان بنیادی سہولیات سے ہی محروم ہیں۔ لوکل گورنمنٹ و ورلڈ بینک کی قبرستان گرانٹ غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ 83 فیصد قبرستانوں کی تعمیر و بحالی، جناز گاہ، وضو خانہ، غسل خانہ و چار دیواری سے محروم ہیں۔ قبرستانوں میں نشیوؤں نے ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی قبرستان بحالی کمیٹیاں شہر خاموشاں کے لئے خاموش ہیں، قبرستان کے لئے محلہ کمیٹیاں بھی فعال نہ ہو سکیں۔ یونین کونسل ایک سے 35 میں 165 قبرستان میں بیشتر چار دیواری سے محروم ہیں۔ یونین کونسل 36 تا 70 میں 135 قبرستان میں بیشتر جناز گاہ، وضو خانہ سے محروم، یونین کونسل 71 سے 130 کے 170 قبرستانوں میں بیشتر تعمیر و مرمت کے کاموں سے محروم ہیں۔ یونین کونسلز 131 تا 200 کے 198 قبرستانوں میں داخلی گیٹ و راستے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یونین کونسل 201 تا 240 کے 88 قبرستانوں میں سے بیشتر میں کتے اور گدھے موجود ہیں، یونین کونسل 241 تا 274 کے 89 قبرستانوں میں سہولیات کا فقدان ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: میاں محمود الرشید صاحب متعلقہ منسٹر ہیں وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ مجھے اب اپنی تینوں تحاریک کا جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 571/21 جناب افتخار حسین چھچھر صاحب کی ہے۔ جی، چھچھر صاحب!

پنجاب میں کھاد ناپید ہونے کی وجہ سے کسان بدحالی کا شکار

جناب افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا مورخہ 14-12-2021 کی خبر کے مطابق پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب میں اس وقت کسان بڑی بدحالی کا شکار ہے۔ یوریا اور DAP کھاد مکمل طور پر ناپید ہے، کسان سخت پریشان اور بے یارومددگار ہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ کسان کھاد کے لئے بھکاریوں کی طرح مارا مارا پھر رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اس وقت پورے پنجاب میں جہاں کچھ فصلیں تیاری کے مراحل میں ہیں اور کچھ فصلیں بوائی کے مراحل میں ہیں ان حالات میں جب اچھی اور بہتر فصل کے لئے کاشتکار کو کھاد اور ادویات کی سخت ضرورت ہوتی ہے صوبہ پنجاب میں زمینداروں کے لئے کھاد نایاب ہو چکی ہے۔ DAP جس کا کچھ عرصہ پہلے سرکاری ریٹ 3300/3200 روپے تھا اب سرکاری ریٹ 8200 اور 8600 روپے پر پہنچ چکا ہے لیکن زمیندار کو بلیک میں 9000 روپے میں بھی فی بوری نہیں مل رہی۔ اسی طرح یوریا کھاد کچھ عرصہ پہلے 1300/1200 روپے میں ملتی تھی۔ اب اس کا سرکاری ریٹ 1768 روپے مقرر ہے لیکن کسان کو بلیک میں 2300/2200 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ انتظامیہ مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور محکمہ زراعت پنجاب کہیں بھی نظر نہیں آ رہا۔ ہیومن سکیورٹی کے حوالے سے علاج عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے۔ ادویات میں آئے روز ہوش ربا اضافے اور روزمرہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ اور کرونا کے بعد نظام تعلیم کا بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اسی طرح پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب میں زراعت کا شعبہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور فوڈ سکیورٹی کا مکمل

انحصار زمیندار اور زراعت پر ہے۔ اس وقت پر کھادوں کا نایاب ہونا اور زرعی ادویات کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے نے زمیندار کی کمر توڑ دی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا میری یہ تحریک باضابطہ منظور کر کے ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے گورنمنٹ اور اپوزیشن دونوں بنچوں سے میری humble request ہے کہ راجہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن لاء منسٹر صاحب کی زیر صدارت سپیشل کمیٹی نمبر 12 کو یہ تحریک التوائے کار سپرد کی جاتی ہے۔ کمیٹی within two months اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

Now, the House is adjourned to meet on Monday 20th December 2021 at 1 p.m.